اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی برکت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃً لَہُ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (1)

زباں پر ہوں دُرودیں سَر جُھکا ہو ہاتھ پھیلے ہوں
مَزہ ہو بَرسرِ جود و کرم ہو لطفِ سرکاری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... جمع الجوامع للسیوطی، ۷/ ۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچّی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس ماہ جمادی الاخریٰ کو نسبت ہے، عظیم عاشقِ مصطفےٰ، یارِ غارو یارِ مزار، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ سے۔ حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ اور آخری نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت بلند رُتبہ صحابی ہیں۔ آپ کا نامِ پاک: عَبْدُ اللہ۔ کنیت: اَبُو بَکْر اور صِدّیق و عَتیق آپ کے مشہور القاب ہیں۔ پیارے اور آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصَالِ ظاہِری کے بعد حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ بلا فَصْل (یعنی پہلے) خلیفہ مُقَرَّر ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ وہ بلند رُتبہ صحابی ہیں جن کی عظمت و شان اللہ پاک نے قرآن مجید میں بیان فرمائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں آپ کے فضائل ذکر فرمائے، 22 جمادی الاُخریٰ کو یومِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ منایا جاتا ہے، اس مناسبت سے آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی شان میں وارد چند آیاتِ

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

کریمہ، احادیث طیبہ اور اقوالِ صحابہ سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہم سب کو صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہ سمیت تمام صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کا بااَدب بنائے اور ان کی بے پناہ محبت ہمیں نصیب فرمائے۔ آمِیۡن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے شان صدیق اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہ بیان کرتے ہوئے لکھا:

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق
سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق
چمنستانِ نبوت کی بہارِ اوّل
گلشنِ دیں کے بنے پہلے گلِ تر صدیق
سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمت کے لیے
اِن ستاروں میں بنے مہرِ منور صدیق
ثَانِیَ اثۡنَیۡن ہیں بوبکر خدا میرا گواہ
حق مقدم کرے پھر کیوں ہوں مؤخر صدیق
ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دیدیں
سانپ ڈستا رہے لیکن نہ ہوں مضطر صدیق
اس اِمامت سے کُھلا تم ہو اِمامِ اَکبر
تھی یہ ہی رَمز نبی کہتے ہیں حیدر صدیق
تو ہے آزاد سقر سے ترے بندے آزاد
ہے یہ سالکؔ بھی ترا بندۂ بے زر صدیق

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہْلِ تقویٰ کے سردار! حضرتِ صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! اسلام کے ابتدائی دَور میں جب غیر مسلم مسلمانوں پر خُوب ظُلم کے پہاڑ توڑ رہے تھے، بعض وہ مسلمان جو اس وقت غلامی کی زندگی گزار رہے تھے، ان پر تو غیروں کا کچھ زیادہ ہی زور چلتا تھا، کُفَّارِ مکہ ان باہمّت مسلمانوں کو ایسی سخت تکلیفیں دیتے کہ ان تکلیفوں کے متعلق سُن کر ہی کلیجہ کانپ جاتا ہے۔ روایات میں ہے: اسلام کے اس ابتدائی اور مشکلات کے دَور میں اَہْلِ تقویٰ کے سردار، محبوبِ مکی مدنی تاجدار، مسلمانوں کے خیر خواہ، سخاوت کے بادشاہ یعنی پیارے آقا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت پیارے اور جنّتی صحابی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے غُلامی کی زِندگی بسر کرنے والے 7 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خرید کر آزاد کیا۔

محمد بن اِسحاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مُؤَذِّنِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ قبیلہ بنو جُمَح کے غُلام تھے، دوپہر کے وقت جب سُورج کی تَپِش خوب زوروں پر ہوتی، بدبخت اُمَیّہ بن خلف حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ریتلے میدان میں لٹا دیتا، پھر آپ کے سینے پر بڑی چٹان رکھنے کا حکم دیتا، تاکہ حرکت بھی نہ کر پائیں۔

اَللہُ اَکْبَر! یہ کیسی سخت تکلیف ہے، ہمارے سرداروں کے سردار حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس تکلیف کو کس طرح برداشت فرماتے ہوں گے، آہ! سُورج کی گرمی سے جسم مبارک کی چربی پگھلتی ہو گی، جِلد مبارک جھلس جاتی ہو گی، مگر قربان جائیے! ایسی سخت تکلیف کی حالت میں بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایمان پر ثابت قدم رہتے، اُمَیّہ بن خلف کہتا: اے بلال! تم ایسے ہی پڑے رہو گے، یہاں تک کہ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا انکار کر دو! بے وقوف اُمَیّہ...!! دھمکی اُن کو دے رہا ہے، جو اپنا سودا پہلے ہی بازارِ نبی میں کر چکے ہیں۔

حضرت بلال رَضِیَ اللہ عَنْہ اُمَیَّہ بن خلف کی بات سُن کر اَحَد اَحَد (یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے) کے نعرے لگاتے اور بد بخت اُمَیَّہ کا سینہ جلاتے۔ ایک دِن کُفّار حضرت بِلال رَضِیَ اللہ عَنْہ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کا یہاں سے گزر ہوا، آپ رَضِیَ اللہ عَنْہ نے اُمَیَّہ بن خلف کو مخاطب کر کے فرمایا: اے اُمَیَّہ! کیا تم بلال کے معاملے میں اللہ پاک سے نہیں ڈرتے؟ اُمَیَّہ بولا: اَبو بکر! آپ ہی نے اسے بگاڑا ہے، اگر اسے بچانا چاہتے ہیں تو بچالیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ نے فرمایا: مجھے منظور ہے، میرے پاس ایک غُلام ہے، جو تمہارے دِین پر ہے، وہ غُلام تم لے لو، بلال مجھے دے دو! اُمَیَّہ نے بات مان لی، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہ عَنْہ کو بھاری قیمت سے خرید کر آزاد کر دیا۔(1)

اس واقعہ سے متعلق 30ویں پارے کی ایک مختصر سُورت سورۂ وَالَّیۡل نازِل ہوئی، اس سُورت میں اللہ پاک نے جنّتی صحابی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸) (پارہ: ۳۰، سورۂ وَاللَّیۡل: ۱۷-۱۸)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔

چھٹی صدی ہجری (یعنی آج سے تقریباً 9 سو سال پہلے) کے بہت بڑے مُحدِّث، عَلّامہ حُسَین بن مَسْعُود یعنی امام بَغَوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: تمام مُفَسِّرِین کا

(1)... تفسیر بغوی، پارہ:30، سورۂ واللیل، زیرِ آیت: 17، جلد:4، صفحہ:629-630۔

اجماع ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اَتْقٰی (یعنی سب سے بڑے پرہیز گار) سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔[1]

آیت کا معنی یہ ہے: سب سے بڑے پرہیز گار (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کو جہنّم کی بھڑکتی آگ سے دُور رکھا جائے گا اور سب سے بڑا پرہیز گار وہ ہے جو اللہ پاک کی راہ میں اپنا مال ریاکاری اور نمائش کے طَور پر خرچ نہیں کرتا بلکہ اس لئے خرچ کرتا ہے تاکہ اسے اللہ پاک کی بارگاہ سے پاکیزگی ملے۔[2]

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: ان دو آیات سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے: (1): حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے دُنیا میں کوئی گُناہ سرزد نہ ہو گا (یعنی آپ گُناہوں سے مَحْفُوظ ہیں) (2): حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جہنّم سے دُور رکھا جائے گا (3): حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ جنّتی ہیں (4): حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اُمَّتِ مصطفےٰ میں سب سے بڑے متقی اور پرہیز گار ہیں (5): حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے تمام صدقات و خیرات اللہ پاک کے ہاں مقبول ہیں (6): حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اعلیٰ درجے کے اِخْلاص والے ہیں کہ آپ کے اِخْلاص کی گواہی اللہ پاک نے دی ہے۔[3]

عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان میں لکھتے ہیں:

(1)... تفسیر بغوی، پارہ:30، سورۂ واللیل، زیرِ آیت: 17، جلد:4، صفحہ:629۔

(2)... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ واللیل، زیرِ آیت: 17، جلد:10، صفحہ:715۔

(3)... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ واللیل، زیرِ آیت: 17، جلد:10، صفحہ:715-716۔

نہایت متقی و پارسا صدیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیَا صدیقِ اکبرؓ ہیں
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدیقِ اکبر ہیں
سبھی اصحاب سے بڑھ کر مُقَرَّب ذات ہے ان کی
رفیقِ سَروَرِ اَرض و سما صدیقِ اکبر ہیں (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

حضرت صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اِخْلاص کی گواہی

حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں : جب حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ نے حضرت بِلال رَضِیَ اللہ عَنْہ کو خرید کر آزاد کیا، تو قریش بولے : ضرور بِلال نے ابو بکر پر کوئی اِحْسان کیا ہو گا،اس لئے ابو بکر نے بِلال کو خرید کر آزاد کیا ہے،اس پر اللہ پاک نے فرمایا :

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾
(پارہ: ۳۰، سورۂ وَاللَّیْل : ۱۹)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔

یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کا حضرت بِلال رَضِیَ اللہ عَنْہ کو آزاد کرنا اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہے ، کسی کے اِحْسان کا بدلہ نہیں ہے اور نہ اُن پر حضرت بلال رَضِیَ اللہ عَنْہ وغیرہ کا کوئی اِحْسان ہے۔ غور فرمائیں کہ اعتراض حضرت ابو بکر پر کیا گیا، جب کہ جواب اللہ پاک دے رہاہے، اس سے اندازہ کیجیے کہ اللہ کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کا کیا مقام و مرتبہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(1)... وسائلِ بخشش، صفحہ: 565-566 ملتقطاً۔

صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پیروی کا حکم

اے عاشقانِ صدیقِ اکبر! آیئے مزید ایک آیتِ مبارکہ سنیں! پارہ : 21، سورۂ لقمان ، آیت : 15 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ (پ۲۱، لقمٰن: ۱۵)	ترجمۂ کنزالعرفان : اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ یعنی اللہ پاک کی طرف رجوع لانے والے سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔ جب حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایمان قبول کیا تو حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ان کے پاس آئے اور کہا: اے ابو بکر! کیا آپ نے ایمان قبول کیا اور محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تصدیق کر دی؟ فرمایا: ہاں! میں نے ایمان قبول کر لیا ہے۔ یہ سُن کر یہ سب لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

اس موقع پر حضرت سَعْد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بڑی مشکل پیش آئی، واقعہ یہ ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والِدہ جو اُس وقت مسلمان نہیں ہوئی تھیں، انہوں نے حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کہا: اے سعد! تجھے یہ دِین چھوڑنا ہو گا، اگر تم یہ دِین نہیں چھوڑو گے تو میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی اور بھوکی مَر جاؤں گی، یُوں میری وجہ سے تجھے بُرا بھلا کہا جائے گا اور لوگ تجھے ماں کا قاتِل کہیں گے۔ اس وقت حضرت سعد بن ابی

(1)... تفسیر خازن، پارہ:21، سورۂ لقمان، زیرِ آیت : 15، جلد:3، صفحہ:398۔

وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حکم ہوا: [1]

وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ (پ۲۱، لقمٰن: ۱۵)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔

یعنی اے سعد (رَضِیَ اللہ عَنْہ)! اپنی والدہ کی وجہ سے دِینِ اسلام مت چھوڑو! بلکہ اُس (ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کے راستے پر چلو جو ہماری طرف رجوع لایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کی کیسی اُونچی شان ہے...! ذرا تَصَوُّر تو باندھیئے! اللہ پاک جو تمام جہانوں کا رَبّ ہے، وہ حکم فرماتا ہے کہ ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے رستے پر چلو...! معلوم ہوا؛ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ سچے رستے کے مُسَافِر ہیں، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کا راستہ سیدھا جنّت کا راستہ ہے، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کا راستہ اللہ پاک تک پہنچانے والا راستہ ہے۔ لہٰذا جو بھی حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کے نقشِ سیرت پر چلے گا، وہ اللہ پاک کی طرف رجوع لانے والا ہو گا اور اللہ پاک نے چاہا تو ضرور اللہ پاک کی بارگاہ میں بلند مقام والا ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ صدیقِ اکبر میں احادیث

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! آیئے اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان سنتے ہیں:

(1)... تاریخ دمشق، جلد:20، صفحہ:331۔

(1) مُحسنِ کائنات کے مُحسن

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک روزِ قیامت انہیں عطا فرمائے گا۔" [1]

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

(2) ستاروں کے مثل نیکیاں

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک بار اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سر مبارک میری گود میں تھا اور رات روشن تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں جتنی ہوں گی؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جی ہاں! وہ عمر ہیں، جن کی نیکیاں ان ستاروں جتنی ہیں۔" حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: "میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر میرے والد ماجد سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی نیکیاں کس درجہ میں ہیں؟" آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عمر کی تمام نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی کے برابر ہیں۔" [2]

اُمُّ المؤمنین اور عقیدۂ علمِ غیبِ مصطفٰے

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے

(1)... سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، الحدیث: ۳۶۸۱، ج۵، ص ۳۷۴

(2)... مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب، الفصل الثالث، الحدیث: ۶۰۶۸، ج۳، ص ۳۴۹

ہیں: ”(جس وقت اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سر اقدس عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی گود میں تھا اس وقت) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی گود عرش معلیٰ سے افضل ہو گئی ہو گی کہ وہ صاحب قرآن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِحل بنی ۔(اور حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کے سوال سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر آسمان کے ہر گوشہ کی خبر ہے اور زمین کے ہر کونہ اور تا قیامت اپنے ہر امتی کے ہر عمل کی خبر ہے کیونکہ تارے مختلف آسمانوں پر ہیں اور امت کی عبادتیں زمین کے مختلف گوشوں میں دن کے اجالے میں رات کے اندھیرے میں ہوں گی، دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں کی خبر ہو یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کا عقیدہ۔“ مزید ارشاد فرماتے ہیں: ” یہ ہے حضور انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا علم کہ نہ یہ فرمایا کہ جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) کو آنے دو، پوچھ کر بتائیں گے، نہ یہ کہ قلم دوات کاغذ لاؤ ٹوٹل لگا کر کہیں گے، نہ یہ کہ ذرا مجھے سوچ کر حساب لگا لینے دو بلا تامل فرمایا کہ میری ساری امت میں حضرت عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) وہ ہیں ، جن کی نیکیاں تعداد میں آسمانوں کے تاروں کے برابر ہیں، یہ ہے حضور کا علم غیب کلی۔“[1]

(3) جنت کے تمام دروازوں سے بلاوا

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ” جس نے اللہ کی راہ میں کوئی چیز دو دو کر کے خرچ کی، اسے

(1)... مرآۃ المناجیح، ج۸، ص ۳۹۱

جنت کے دروازوں سے اس طرح آواز آئے گی: ”اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لیے بہتر ہے۔“پس نمازی کو باب الصلوۃ سے، صدقات و خیرات کرنے والے کو باب الصدقۃ سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔“ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کیا: ”یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کسی کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے اس کی ضرورت تو نہیں (کیونکہ مقصود تو جنت میں داخلہ ہے اور وہ کسی ایک دروازے سے بھی پورا ہو جائے گا) لیکن کیا ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں ان دروازوں سے بلایا جائے گا؟“

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابو بکر! ہاں! اور یقیناً تم ان ہی لوگوں میں سے ہو۔“ (1)

(4) سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے

دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہے اور اگر میں دنیا میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔“(2)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”خلیل یا تو بنا ہے ”خُلَّت“ سے بمعنی ”دلی دوست“ جس کی محبت دل کی گہرائی میں اتر جائے، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ایسا محبوب صرف اللہ پاک ہی ہے۔ یا بنا ہے ”خَلَّت“ سے بمعنی ”حاجت“ یعنی وہ دوست جس پر توکل کیا جائے اور ضرورت کے

(1)... صحیح البخاری، کتاب الصوم، الریان للصائمین، الحدیث: ۱۸۹۷، ج۱، ص ۶۲۵

(2)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ، الحدیث: ۳۹۰۴، ج۲، ص ۵۹۱

وقت اس سے مشکل کشائی اور حاجت روائی کرائی جائے، حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ایسا کارساز حاجت روا محبوب سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ ورنہ اصل محبت حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو جنابِ صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) سے بہت ہی ہے۔ (اس فرمان " لیکن اسلامی اخوت قائم ہے" سے مراد یہ ہے کہ) ہم مطلقاً محبت کی نفی نہیں کررہے ہیں محتاجی، حاجت روائی کی نفی ہے، یا جگری و دلی محبت کی جو صرف ایک سے ہی ہو سکتی ہے، ایمانی محبت ان سے علیٰ وجہ الکمال ہے۔ "[1]

(5) سب سے بڑھ کر امن دینے والے

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَؤُفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مرضِ وفات میں اپنا سر باندھے مسجد میں تشریف لائے، منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ پاک کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: "کسی شخص نے ابو قحافہ کے بیٹے سے بڑھ کر اپنی جان و مال سے مجھے امن نہیں دیا، اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر اسلامی محبت اور بھائی چارہ افضل ہے۔ مسجد کا ہر دروازہ بند کر دو مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہنے دو۔ " [2]

(6) جان و مال سب کچھ فدا

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ یہ سن کر حضرتِ

(1)... مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۳۴۶

(2)... صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، الحدیث: ۴۶۷، ج۱، ص۱۷۷

ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رونے لگے اور عرض کیا: هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری جان اور میرے مال کے مالک آپ ہی تو ہیں۔"(1)

وُہی آنکھ اُن کا جو منہ تکے، وُہی لب کہ مَحو ہوں نعت میں
وُہی سر جو اُن کے لئے جُھکے، وُہی دل جو اُن پہ نِثار ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس روایت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مبارک عقیدہ بھی یہی تھا کہ ہم دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام ہیں اور غلام کے تمام مال و مَنال کا مالک اُس کا آقا ہی ہوتا ہے، ہم غلاموں کا تو اپنا ہے ہی کیا؟

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(7) محبوب حبیب خدا

حضرت ابو عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "عائشہ" انہوں نے دوبارہ عرض کیا: "مَردوں میں سے کون ہے؟" فرمایا: "عائشہ کے والد۔" (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) (2)

(1)... سنن ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، الحدیث: ۹۴، ج ۱، ص ۷۲

(2)... صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوۃ ذات السلاسل، الحدیث: ۴۳۵۸، ج ۳، ص ۱۲۶ مختصرا

(8)سب سے زیادہ مہربان

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابو بکر صدیق ہیں۔“(1)

(9)سب سے پہلے دخول جنت کی سعادت

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا، جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔“ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔“ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ابو بکر! میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے۔“(2)

(10)اپنے مال جیسا تصرف

حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر کے مال جیسا نفع مجھے کسی مال سے حاصل نہیں ہوا۔“ اور دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مال میں اپنے مال جیسا تصرف فرمایا کرتے تھے۔(3)

(1)... سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب معاذ بن جبل، الحدیث: ۳۸۱۵، ج۵، ص۴۳۵ ملتقطا

(2)... سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی خلفاء، الحدیث: ۴۶۵۲، ج۴، ص۲۸۰

(3)... المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب النبی، الحدیث: ۲۰۴۸۴، ج۱۰، ص۲۲۲

بعدِ انبیا سب سے اَفْضَل

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! الحمد للہ! ہم اَہلِ سُنَّت و جماعت کا 14 صدیوں سے عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد سب سے اَفْضَل بَشَر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ ہیں۔ سورۂ وَاللَّیْل کی آیاتِ کریمہ جو ابھی ہم نے سُنیں، یہ آیات ہمارے اس عقیدے کی دلیل ہیں۔ دیکھئے! اللہ پاک نے سُورۂ وَاللَّیْل میں فرمایا:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ (پ۳۰، سورۂ وَاللَّیْل: ۱۷)	ترجمۂ کنز العرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا؛ پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ اَتْقٰی یعنی اُمَّت میں سب سے بڑے پرہیز گار ہیں۔ سُورۂ حُجُرات میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (پ۲۶، سورۂ حجرات: ۱۳)	ترجمۂ کنز العرفان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عِزَّت والا، سب سے زیادہ بُلند رُتبے والا وہ ہے جو زیادہ تقوے والا، زیادہ پرہیز گار ہو۔ اب ان دونوں آیتوں کو مِلا دیجئے! اللہ پاک کے ہاں سب سے بُلند رُتبہ وہ ہے جو سب سے زیادہ تقوے والا، پرہیز گار ہو، اور سورۂ وَاللَّیْل کی آیت میں بتایا گیا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد سب سے زیادہ تقوے والے، سب سے بڑے پرہیز گار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ ہیں، معلوم ہوا؛ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد سب سے بُلند رُتبہ، سب سے اَفْضَل اور اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عزّت والے ہیں۔

رُسُل اور انبیاکے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، صفحہ:76)

افضلیت میں ترتیب

سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہل سنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَہْلِ سُنّت و جماعت کا اِجْماع ہے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد مخلوق میں خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سب سے اَفْضَل ہیں۔ اگلی پچھلی تمام اُمَّتوں میں * سب سے زیادہ بزرگی والے بھی یہی چار یار ہیں * سب سے بڑھ کر عظمت والے بھی یہی چار یار ہیں * سب سے بڑھ کر عزت والے * سب سے بڑھ کر کرامت والے * سب سے بڑھ کر ولایَت والے بھی یہی چار یار ہیں۔ پھر ان کی آپس میں ترتیب یُوں ہے کہ سب سے اَفْضَل صدیقِ اکبر، پھر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔(1)

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ جانشینِ مصطفیٰ، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، یارِ غار و یارِ مزار اور اس امت کے سب سے بڑے متقی و پرہیز گار ہیں۔

یاد رکھیں! مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ انبیا و مرسلینِ ملائکہ کے بعد تمام مخلوقِ الٰہی میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اور یہ فضیلت ولایت و خلافت دونوں کے اعتبار سے ہے۔

(1)... فتاوی رضویہ، جلد:28، صفحہ:478۔

فی زمانہ یہ فتنہ بڑی تیزی سے عام ہوتا جارہا ہے کہ لوگ تفضیلیت کی طرف جارہے ہیں، بدمذہب مسئلہ افضلیت کے متعلق شکوک وشبہات اور عجیب وغریب شوشے چھوڑ رہے ہیں، ایسے میں ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ حضرت ابو بکر کی شان وعظمت، فضائل وکمالات بیان کریں، اور مسئلۂ افضلیت بچے بچے کے ذہن و دماغ میں بٹھادیں، اس کے لیے ہر ممکن کوشش کریں، تقریر وتحریر، باہمی کلام اور مسابقہ الغرض ہر طریقے سے لوگوں کے دلوں میں اس عقیدے کو بٹھادیں کہ، تمام صحابہ میں سب سے افضل واعلیٰ حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ (whatsapp، facebook، instagram، telegram) پر بھی اس بات کو ہر طرح وائرل کریں کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ ہیں۔

رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

ایک شاعر نے افضلیتِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہ بیان کرتے ہوئے کہا:

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مصلے پہ کھڑا کرکے بتایا صدیق ہے پہلا
پھر سارے صحابہ نے یہی نعرہ لگایا صدیق ہے پہلا
وہ پہلا مسلمان خلیفہ وہی پہلا حیدر کا ہے پیارا
عثمان و عمر نے بھی ہے رہبر جسے مانا صدیق ہے پہلا
صدیق کے گستاخ ذرا ہوش میں آؤ کچھ خوف تو کھاؤ
ڈھونڈے سے نہ مل پائے گا ایسا تمہیں آقا صدیق ہے پہلا
خود سانپ سے ڈسوا لیا پاؤں نہ ہٹایا کیا عشق نبھایا
کیا اور بھی دنیا میں وفادار ہے ایسا صدیق ہے پہلا

صدیق کی عظمت نہ گھٹی ہے نہ گھٹیگی یہ بڑھتی رہے گی
صدیق کے حامی و مددگار ہیں آقا صدیق ہے پہلا
ابوبکر کا باغی تو علی کا بھی ہے باغی یہ بات ہے سچی
حیدر نے بھی سردار جسے اپنا ہے مانا صدیق ہے پہلا
ہر لمحہ شہ بطحا کے وہ ساتھ رہا ہے وہ جانِ وفا ہے
ہے آج بھی پہلوئے محمد میں ٹھکانہ صدیق ہے پہلا
صدیق کے باغی سے سدا جنگ کریں گے عاصؔم نہ ڈریں گے
صدیق کی عظمت پہ سدا دیں گے یوں پہرا صدیق ہے پہلا

چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی! جنّتی جنّتی والدینِ نبی! جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی حضرتِ صدیق بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

ناخن کاٹنے کے چند مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت ،امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**101 مدنی پھول**“ سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں ☆جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار، ۶۶۸/۹) مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن ترَشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن ترَشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۶۶۸/۹۔ بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶،۲۲۵) ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے ۔اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔

(دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹ ،اِحیاءُ الْعُلوم، ۱۹۳/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد